سوال

(387) دارالحرب میں سودلینا درست ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اور مقتیان شرع متین درباب سود کی کہ زمانتنا اکثر اہل اسلام بدلیل اس کے کہ یہ ملک دارالحرب ہے۔ اور دارالحرب میں سودلینا درست ہے۔ آپس میں ہندئوں اور مسلمانوں سے سودلیتے ہیں اور دیتے ہیں۔ آیا اس حیلہ سے سودلینا مسلمانوں کو اس ملک میں درست ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

درصورت مرقومہ جاننا چاہیئے۔ کہ سود کا لینا دینا خواہ دارالاسلام میں ہو خواہ دارالحرب میں حرام ہے۔ اور ممنوع ہے۔ نزدیک امام مالکرحمۃ اللہ علیہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابو یوسفرحمۃ اللہ علیہ اور جمہور علما رحمہ اللہ کے کیونکہ قرآن وحدیث اور اجماع صحابہ رضوان اللہ عنہم اجمعین سے حرمت ربوا کی ثابت ہے۔ قطعا مگر ابو حنیفہرحمۃ اللہ علیہ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ کہ دارالحرب میں کافر حربی سے سودلینا درست ہے، جیسا کہ ہدایہ وغیرہ سے معلوم ہوتا ہے۔ ولیکن ملک ہندوستان رنگون سے لے کر پشاور تک ہرگز دارالحرب نہیں۔ مطابق مذہب امام صاحب کے اس لئے کہ موافق تحقیق اور تنقیع علماء متاخرین حنفیہ کے دارالحرب کی تعریف نزدیک امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے یہ ہے۔ کہ جب کہ کل شائراسلام کے موقوف ہوجاویں تو اس صورت میں دار اسلام دارالحرب ہوجاتا ہے۔ اور جب تک ایک سبب بھی شعائر اسلام کا موجود ہوگا تو دارالحرب متحقق نہ ہوگا۔ جیسا کہ فصول عمادی وطحاوی وغیرہ میں مذکور ہے۔ اور جب کہ ہندوستان دارلحرب نہ ٹھرا۔ تو نزدیک امام صاحبرحمۃ اللہ علیہ کے بھی حرام وممنوع ہوگا۔

وله ان هذا البلدة صارت دار الاسلام باجراء احكام الاسلام فيها فما بقي شئ من احكام دار السلام فيها يبقي دار الاسلام على ما عرف ان الحكم اذا ثبت بعلته فما بقي شي من العملة يبقي الحكم بقائه هذا ذكر شيخ الاسلام ابو بكر في شرح سير الاصل وذكر في موضع اخر منها ان دار السلام لا تصير دار الحرب اذا بقي شئ من احكام الاسلام وان ال غلبته وذكر صدر الاسلام اب اليسر في سير الاصل ايضا ان دار السلام لا تصير دار الحرب مالم يبطل جميع مابه صارت دار السلام كرازكره في باب احكام المرتدين وذكر شيخ الاسلام الاسبيجاني في بسوطه ان دار السلام محكومة يكونها دار السلام فيبقي هذا الحكم ببقاء حكم واحد فيها ولا تصير دار الحرب الا بعد زوال القرائن كلها ودار لحرب تصير دار الاسلام بزوال بعض القرائن وهو ان يجري فيها احكام السلام وذكر الامشي في واقعاته هكذا اوذكر السيد الامام ناصر الدين في المنشور ان دار لاسلام باجراء احكام السلام فما بقي علقه من علائق السلام بزجح جانب الاسلام كذا في الفصول المعادية وهكذا في الطحاوي ولد والمختار وغيرهما من كتب الفقه

قال مولانا عبد العزيز دهلوي بعد نقل هذه الروايات المذكورة في جواب السائل المستفتي فعلم من هذه لروايات الفقيهة ان هذا البلاد لا تصير دار لاحرب على مذهب الامام اعظم ابي حنيفة بل تكون دار لسلام كما كان ولا يجوز المسلم اخذ الربوا من نصراني وغيره لان حرمته قطعية ثاتة بالاية بقوله تعالىٰ احل الله البيع وحرم الربوا وبقوله عليه الصلاة وسلام لعن رسول الله صلى الله عليه وسلم اكله

الربوا وموکلہ کما ہومذکور فی کتب الاحادیث عن لصحاح السنۃ وعلی مذہب صاحبیہ تصیر دار لحراب اذا اجروفیہا احکامہم ففی اخذ الربوا من الحربی اختلاف فعندہ الامام شافعی ومالک واحمد وابی یوسف لایجوز فی دار الحرب ایضا وعند الامام الاعظم ابی حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ومحمد یجوز فی دار لحرب کما قال فی الہدایہ ولا ربوا بین المسلم ولحربی فی دار الحرب خلافا لابی یوسف والشافعی انتہیم ما نقل مولانا مرحوم مختصرا

اور مولانا محمد اسحاق صاحب مرحوم ومغفور نے بھی ہیچ جواب مسفتی کے ارشاد فرمایا کہ سود لینا دار لحرب میں حربی سے بھی درست نہیں۔ چنانچہ عبارت فتوے جناب مولانا مبرور کی یعینہ نقل کی جاتی ہے۔ 'درحلت وحرمت مبلغ سود دارلاحرب ازحربیاں کلامی است وآں این است کہ حرمت ربوا بنص قطعی ثابت است کما قال اللہ تعالیٰ۔ وَأَحَلَّ اللَّهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا ۔ وحلت ربوا از کافر حربی وردا لحرب ظنی است پس کردن بر دلیلا قوتی اوکداست خصوصا وقتیکہ وردا لحرب بودن ایں دیار علماء اختلاف باشد اجتناب ورر گرلتن سوز از حربی اوکد الرم خواہد بود ونیز قاعدہ فقہ است اذا اجتماع الحلال والحرام علب الحرام وایں وقت کہ باشد کہ دو ہر دلیل دریک مرتبہ باشدہ چوں یک دلیل کمتر باشد از دلیل دیگر پس عمل براقوتی موکتر مشود بنا بریں ہم ربوا از حربی نباید گرفت وآ ئندہ از معاملہ سود گرفتن از حربی چہ جائے۔ مسلم اجتناب باید نمود تمام شد عبارت فتویٰ جناب مولانا مرحوموم واجب ہے۔

مسلمان دیندار سعادت شعار پر کہ کہنے سے کسی نیم ملاں کے سود کے لینے دینے سے اگرچہ دار الحرب میں ہو۔ پرہیز واجتناب ضرور کریں۔ اور مضامین ان آیتوں سے خوف وخطر میں رہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ سود خواروں کے حق میں فرماتا ہے۔

لَا يَقُومُونَ إِلَّا كَمَا يَقُومُ الَّذِي يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَسِّ ۔ يَمْحَقُ اللَّهُ الرِّبَا ۔ فَأْذَنُوا بِحَرْبٍ مِّنَ اللَّهِ وَرَسُولِ ۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَذَرُوا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبَا إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ۔ وَمَنْ عَادَ فَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُو وما علینا الا البلاغ ۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد 2 ص 362

محدث فتویٰ